بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

قَالَ اللّٰه تعالٰی اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ (جزء۲۵،رکوع۱۴)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیشک ہم نے نازل کیا اُس (واضح کتاب قرآنِ مجید) کو ایک مبارک رات میں

الحمد للّٰہ منة

در بیان فرضیت دوگانہ شب قدر بعد تعیّن شب قدر

مولفہ

حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہ مصدقان امام مہدی خلیفۃ اللہ علیہ السلام

مترجم

(باہتمام)

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیرآباد حیدرآباد، دکن

مکتوب حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہؒ

در بیان فرضیتِ دوگانہ شب قدر بعد تعیّن شب قدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جان لو اے گروہِ راشدہٗ موافقین وجمیع مصدقین امام مہدیِ موعودؑ جو یہاں حاضر ہیں اور جو حاضر نہیں ہیں اس بات کو شاہ لطف اللہ ابن شاہ علی پنڈ سالی جو شہر بیدر میں ساکن ہیں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ شب قدر میں دوگانہ سنت ہے اس کو سنت کی نیت سے ادا کریں اپنے پیروؤں کو یہی تعلیم دیتے ہیں اور تاکید کرتے ہیں کہ یہ دوگانہ رسول اللہ علیہ السلام کی سنت ہے کیونکہ قرآن میں تین جگہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ پر وحی نازل کی ہے کہ ہم نے اتارا اُس کو مبارک رات میں اور یہ کہ ہم نے اتارا اس کو شب قدر میں اور یہ کہ رمضان کا مہینہ ہی ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ یہاں متابعت مہدیؑ کہنے کی کیا ضرورت ہے بلکہ یہ دوگانہ سنت موکدہٗ رسول اللہ علیہ السلام ہے کیونکہ قرآن حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے نہ کہ حضرت مہدی علیہ السلام پر انتہیٰ جاننا چاہیئے کہ نہ ان کو کتبِ سماوی کا قانون معلوم ہے نہ ارشاد سالکین راہ خدا کے سماع سے کچھ حاصل ہے محض اپنی ذاتی ناکارہ رائے کو دلیل بنائے ہوئے ہیں اور جو کچھ کہہ رہے ہیں بلا دلیل کہہ رہے ہیں مفسرین کے اجماعی بیان پر ان کی نظر نہیں چنانچہ تفسیر ینابیع الحکم میں مفسر کا بیان یہ ہے کہ اختلاف کیا علماء نے اس باب میں کہ شب قدر کونسی شب ہے پس بعض نے کہا کہ وہ شب تمام سال میں گھومتی ہے ماہ رمضان کے ساتھ مخصوص نہیں ہے یہ قول حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ماہ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ماہ محرم کی دسویں شب ہے اور ابو حنیفہؒ سے روایت ہے کہ فرمایا ہے حضرت حسن بصریؒ نے کہ وہ شب سوائے رمضان کے مہینے کے اور کسی مہینے میں نہیں کیونکہ رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے نزول قرآن ماہ رمضان کے ساتھ مشخص ہونا قرآن ہی سے ثابت ہے حق تعالیٰ کے فرمان سے کہ ہم نے نازل کیا ہے اس کو شب قدر میں یہ صاف دلیل ہے اس بات کی کہ وہ ماہ رمضان ہی میں ہے اور بہت ساروں کا قول یہ ہے کہ وہ شب گھومتی ہے ماہ رمضان ہی میں کبھی پہلے دہے میں ہوتی ہے کبھی بیچ کے دہے میں کبھی آخری دہے میں۔ ہدایہ میں مرقوم ہے جب نبی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہؐ شب قدر کب ہے تو آنحضورؐ نے فرمایا ماہ رمضان کے آخری دہے میں ہے چنانچہ کتاب متفق الواعظین میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا انہوں نے گنے میں نے لیلۃ القدر کے حروف نو ایک دفعہ نہیں تین دفعہ تو جان لیا میں نے کہ وہ ستائیسویں

رات ہے آخری دہے میں رمضان کے۔لیکن کسی نے بھی متعین کر کےنہیں کہا کہ فلاں شب ہی شب قدر ہے۔اوراگرتو اے طالب حق یہ کہے کہ اس شب میں حق تعالیٰ نے بے واسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوقرآن کی تعلیم دی پھرکس طرح وہ شب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پوشیدہ رکھا تو جان اے عزیز اُس کا ظاہر کرنا حضرت امام مہدی علیہ السلام کی خصوصیات سے تھا کیونکہ وہ شب حضرت مہدی علیہ السلام پرظاہر کی جانے والی تھی پس حضرت محمدﷺ کے قلبِ مبارک سے حق تعالیٰ نے اُس کوایسا بھلادیا کہ وہ شب آنحضرتؐ کو مطلقاً یاد ہی نہیں رہی جیسا کہ اپنے کلام مجید میں حق تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ جوکوئی آیت ہم منسوخ کردیتے ہیں یا جس کو بھلادیتے ہیں اُس سے بہتر یا اُس جیسی ہی نازل بھی کردیتے ہیں، پس حکم قرآنی ہے یہ قول صادق ہے کہ مہدی علیہ السلام کی یہ فضیلت نصِ قرآنی سے ثابت ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام ہی پر شب قدرکوظاہرفرمایا پس ہم مصدقان امام مہدی علیہ السلام ہیں ہم پر (بحیثیت فرض) لازم ہے کہ ہم حضرت مہدی علیہ السلام کےفعل وقول کی متابعت کریں اور ہم تمام اصحابِ مہدی علیہ السلام کے تابعین ہیں اور تمام اصحاب خاص وعام مہدی علیہ السلام کے دوگانہ لیلۃ القدر میں متابعۃ المہدی کی نیت کرنے پر مامور ہوئے ہیں (نہ کہ سنت رسول اللہؐ کہنے پر) پس ہم پرفرض عین ہوگیا کہ تمام فرائض امور مہدیِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر فرایض عبادات میں اعتقاداً کوئی فرق نہ کریں کیونکہ تصدیق اُس ذات کی فرض ہے اور جس کسی امر کا آنحضرتؐ نے حکم فرمایا ہے وہ اکبرالفروض ہے چنانچہ ترک دنیا (زبان سے اس کے اقرار کے ساتھ فرض طلب دیدار خدا، زبان سے اس کے اقرار کے ساتھ فرض صحبت صادقاں فرض ہجرت از وطن (یا از قاتماں) فرض، نماز دوگانہ شب قدر فرض، طالبان خدا فقراء دائرہ کے درمیان سویت فرض، نماز باجماعت فرض (دین ودائرہ کے ضروری کام میں) اجماع فرض (ذکر خدا میں بوقت شب ایک پہر کی) نوبت فرض، بوقت مرگ یعنے موت کے قریب دائرہ اجماعِ مہدیؑ میں حاضر رہنے کی کوشش فرض اور یہ تمام احکام وارکان معمولات مشہورہ ہی سےنہیں بلکہ اصطلاحاتِ (معروفہ) سے ہیں اور ایک دلیل قوی تر اس مسئلہ میں یہ ہے کہ اگر شبِ قدر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرظاہر رہتی اور اس میں کوئی نماز معیَّن فرما کر آپ پڑھتے تو ہم بھی آپ کی اتباع کرتے، سب صحابہ مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم جنہوں نے آنحضرتؐ کی اتباع کی اس سنت کی بھی اتباع کرتے آج تک بلکہ روز قیامت تک وہ نمازِ امت مرحومہ کے حق میں سنن موکدہ ہی سے ہوتی ،لیکن اس باب میں کوئی نقل کتب احادیث میں ہے نہ تفاسیر میں نہ تواریخ میں، کسی ایسی نقل کا ذکر کہیں بھی نہیں ہے نہ عبارتاً نہ اشارتاً۔پس دل سے تصدیق کے ساتھ زبان سے اقرار ہمارے پاس اس امر کا کہا جاتا ہے کہ لیلۃ القدر کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام پرظاہرفرمایا اور یہ رات آپؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی پس آپؑ نے اس رات میں یہ حکم سنایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمدؑ یہی رات لیلۃ القدر ہے میں نے تجھے یہ

رات دی ہے پس تو اس میں دو رکعت نماز پڑھ جیسا کہ نماز فجر پڑھی آدم صفی اللہؑ نے اور نماز ظہر پڑھی ابراہیم خلیل اللہؑ نے اور نماز عصر پڑھی یونسؑ نے اور نماز مغرب پڑھی عیسیٰ روح اللہؑ نے اور نماز عشاء پڑھی موسیٰ کلیم اللہؑ نے اور نماز وتر پڑھی محمد رسول اللہؐ نے اور تو اے سید محمدؑ نماز لیلۃ القدر پڑھ پس حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گیارہ اصحابؓ کے ساتھ (جو اُس وقت حاضر تھے) دوگانہ شب قدر ادا فرمایا۔ اور جب دوسرا سال آیا تو اسی رات میں سب مرد و عورتوں کو ساتھ لے کر خود امام ہو کر پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ والضحیٰ اور دوسری رکعت میں (سورہ فاتحہ کے ساتھ) سورۂ قدر پڑھ کر یہ دوگانہ ادا فرمائے پس (فرض اللہ تعالیٰ کے ساتھ) متابعت مہدیؑ کی نیت سے اس دوگانہ کی ادائی سب مردوں اور عورتوں پر فرض ہوئی اس حکم کو ماننے سے کوئی فرد اس گروہ کا خارج نہیں ہے اس دوگانہ کو سنت رسول اللہؐ کہنا کس دلیل سے ثابت ہوتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ شخص مذکور بغیر کسی دلیل نقلی کے اجتہاد سے کام لیکر سنت رسول اللہؐ کہنا اور اپنے پیرووں کو سنت رسول اللہؐ کہنے کی تاکید کرتا ہے حالانکہ اس دوگانہ کا متابعت مہدیؑ سے ہونا ان جلیل القدر دلائل سے ثابت ہوا ہے اور جیسا کہ نماز تہجد کی نیت میں متابعتِ رسول اللہؐ صحیح ہے اسی طرح شب قدر کے دوگانے میں متابعت مہدیؑ لازم ہوتی ہے اور جیسا کہ ثابت ہے علماء امت کے اتفاق سے دوگانۂ تحیۃ الوضوء کے بارے میں کہ پنجگانہ نمازوں کے فرض ہونے سے پہلے رسول اللہؐ کو اللہ تعالیٰ کا حکم یہ تھا کہ جب کبھی وضوء کریں دو رکعت تحیۃ الوضوء کے پڑھا کریں پس پنجگانہ فرائض کا حکم ہونے کے بعد آنحضرتؐ تحیۃ الوضوء کے دو رکعت کی ادائی ہمیشہ پابندی سے نہیں فرماتے تھے اسی لئے دوگانہ تحیۃ الوضوء کو سنت رسول اللہؐ نہیں کہا جاتا پس ہم کو لازم ہے کہ تحیۃ الوضوء کا دوگانہ بھی متابعت مہدیؑ کی نیت سے پڑھا کریں اس لئے کہ بفرمانِ خدائے تعالیٰ حضرت میراں سید محمد مہدیِ موعود علیہ السلام نے دوگانۂ تحیۃ الوضوء بھی بتخصیص ادا فرمایا ہے پس ہم تحیۃ الوضوء کے تمام دوگانے بھی متابعت مہدیؑ کی نیت سے پڑھتے ہیں اور جو لوگ اس دوگانہ میں بھی سنت رسول اللہؐ کہتے ہیں ان کے بارے میں میاں عبدالواحد اور میاں عبدالغفور سجاوندیؒ نے قسم کھا کر یوں کہا ہے کہ اس بات کو ہمارا دل قبول نہیں کرتا اور میاں سید جلال اور میاں عبداللطیف نوریؒ نے امرِ حق کا اظہار کیا کہ یہ بات ہمارے ضمیر میں نہیں سماتی اور میاں یعقوب اور مرزا معصوم نے کہا ہے کہ ہم تلقین میاں وزیرالدینؒ (خلیفہ شاہ دلاورؓ) کے ہیں۔ ہمارے نزدیک حق یہی ہے کہ دوگانہ تحیۃ الوضوء کی نیت میں متابعۃ المہدیؑ ہی کہیں اس کے خلاف کہنے والوں پر انہوں نے بہت نفرت اور ناراضگی کا اظہار کیا، پس بخوبی جاننا چاہیئے کہ تمام اصحابِ مہدی علیہ السلام کے اتفاق سے اور تمام گروہ مہدیؑ کے اجماع سے دوگانہ تحیۃ الوضوء میں بھی متابعۃ المہدیؑ کہنا لازم (بحیثیتِ واجب) ہے اور نماز شب قدر میں (فرض اللہ تعالیٰ کے ساتھ) متابعۃ المہدیؑ کہنا فرض ہے اور جو کوئی اس میں تاویل و تحویل کرے وہ امام مہدیؑ کا منکر اور گروہ مہدیؑ کے اتفاق سے

خارج ہے۔

متر جم

فقیر حقیر سید خدا بخش رشدی مہدوی

(المرقوم ۴ / ماہ صفر المظفر ۱۳۹۸ھ روز شنبہ)